سوال

(67) نکاح میں خطبہ مروجہ کے مسنون ہونے کی دلیل

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

نکاح میں خطبہ مروجہ کے مسنون ہونے کی کوئی صریح دلیل ہے یا نہیں ؟ مشکوۃ حدیث : والتشھد فی الحاجہ الخ میں نکاح کی تصریح نہیں ہے پھر اس خطبہ کے التزام کی کیا وجہ ہے ؟ نیز ویقرانک ثلث ایات کہنے کے بعد آیتیں چار کیوں ذکر کی گئی ہیں ؟ آیت اول سورۃ : آل عمران کی دوسری نساء اول کی تیسری اورچوتھی احزاب کے آخر کی ۔

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

بے شک ابوداود ترمذی نسائی ابن ماجہ ابن حبان وغیرہ میں حدیث مذکورہ کے اندر لفظ نکاح کی تصریح نہیں لیکن علامہ بغوی نے شرح السنہ 50/9 میں جو روایت ذکر کی ہے اس میں صراحۃًلفظ نکاح موجود ہے ۔

ثانیا : احتمال ہے کہ لفظ حاجتہ سے مراد نکاح ہی ہو کیوں کہ نکاح ہی کے موقع پر اس خطبہ کا پڑھنا خلفا سلف مروج ومعمول ہے ۔

ثالثا : سورۃ نساء والی آیت نکاح کے زیادہ مناسب ہے ۔ کمالایخفی علی االمتامل

رابعا : نکاح کے موقع پر اس خطبہ کو ضروری اورلازم اورشرط سمجھ کر نہیں پڑھاجاتا کیوں کہ نکاح کے وقت ایجاب وقبول سے پہلے خطبہ پڑھنا نکاح کے صحیح ہونے کےلئے شرعا لازم اورشرط نہیں ہے ۔ کمایدل علیه حدیث سھل بن سعد الساعدی عندالشیخین وغیرھما فی المراۃ التی وھبت أمر نفسھا للنبی علیه السلام ثم أنکحھا برجل فقال : قدزوجتکھا بما معک من القرآن وحدیث رجل من بنی سلیم قال خطبت الی النبی صلی اللہ علیه وسلم الحدیث عندابی داودامّا الجھلیة والعوام معذورون ولیس فعلمم فھم دلیلا وحجة علی شئی

سورۃ احزاب کی آیت مذکورہ فی الحدیث اگرچہ قرات حفص میں دوشمار کی گئی ہے لیکن مصحف ابن مسعود میں ایک آیت شمار کی گئی ہے جو قولاسدیدا کی بجائے فوزا عظیما پر ختم ہوئی ہے ۔ کمایدل علیه روایة الترمذی : وقولوقولا سدیدا الایه کمایدل علیه مارواہ ابن ابی الدنیافی کتاب القنوت (بسندہ) عن عائشة : ماقام رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم علی المنبر الاسمعته یقول : یاایھاالذین امنواتقواللہ وقولوقولاسدیداالایة غریب جدا (تفسیر ابن کثیر 641/3)

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ شیخ الحدیث مبارکپوری

جلد نمبر 2۔کتاب النکاح

صفحہ نمبر 186

محدث فتویٰ